سوال

(45)قرآن کریم کے متعلق مغربی دنیا کی رائے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن کریم کے متعلق مغربی دنیا کی رائے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن عالم اسلامی کا ایک مشترکہ قانون ہے جو معاشرتی ملکی تجارتی فوجی۔ عدالتی تعزیری معاملات پر حاوی مذہبی ضابطہ جس نے ہر چیز کو باقاعدہ بنایا۔ مذہبی رسوم سے لے کر حیات روزمرہ کے افعال روحانی نجات سے جسمانی صحت اجتماعی حقوق سے انفرادی حقوق شرافت سے نائب اور دنیاوی سزا سے لے کر اخروی عقوبت تک تمام امور کو سلک ضابطہ میں منسلک کردیا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے دل پر انسان کی رہنمائی کےلئے نازل فرمایا تمام مذہب عالم میں مکمل دستور العمل ہونے کا فخر الام اور صرف اسلام ہی کو حاصل ہے جس پر ستر کروڑ انسان فخر کررہے ہیں۔ مغرب کے نامور علماء کی ایک بڑی جماعت اسلام کا سب سے برگزیدہ اور مکمل مذہب مانتی ہے اور جس کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔ ان میں سے چندہ متشرقین کے خیالات جو بجائے خود ایک ضخیم کتاب کی صوت ہوگی اس لئے بہ اختصار درج کیئے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر موریس

جو فرانس کے مشہور ماہر علوم عربیہ ہیں جنھوں نے بحکم گورنمنٹ فرانس قرآن کریم کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں کیا تھا۔اپنے ایک مضمون میں جو لاباروں فرانس رومان میں شایع ہوا تھا کہ ایک اور فرانسیسی مترجم قرآن موسیو سالان ریناش کے اعتراضات کا جواب دیئے ہویے لکھتے ہیں۔ کہ مقاصد کی خوبی اور مطالب کی خوش اسلوبی کے اعتبار سے یہ قرآن تمام آسمانی کتابوں پر فائق ہے۔ اس کی فصاحت اور بلاغت ک آگے سارے جہاں کے بڑے بڑے انشاد پرداز و شاعر سر جھکادیتے یں ایک اور جگہ فرماتے ہیں ملاحظہ ہو تنقید الکلام مصنفہ سید امیر علی باپ دے۔ روم کے عیسائیوں کو جو کہ ضلالت کی خندق میں گر پڑے تھے کوئی چیز نہیں نکال سکتی تھی بجز اس آواز کے جو غار حرا سے نکلی۔

پروفیسر اڈوالر مونتے نمبر2

اپنی تالیف اشاعت مذہب عیسوی اور ااس کے مخالف مسلمان (ص 17 و18) پیرس 1890 سمہ ء میں لکھتے ہیں۔ حضور ﷺ کا مذہب تمام کا تمام ایسے اصولوں کا مجموعہ

ہے جو معقولیت کے امور مسلمہ پر مبنی ہے۔ اور وہ یہ کتاب ہے جس میں مسئلہ توحید ایسی پاکیزگی اور جلالت وجبروت کمال تیقن کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ اسلام کے سوا اور کسی مذہب میں اس کی مثال مشکل سے ملے گی۔

ریونڈ آر یکسوئل کنگ نمبر 3

اپنی تقریر دین اسلام میں جو 17 جنوری 1915ء سنہ کو قدیم پریلبائٹرین چرچ نیونارڈز میں کی گئی فرماتے ہیں۔ اسلام کی آسمانی کتاب قرآن ہے اس میں نہ صرف مذہب اسلام کے اصول وقوانین درج ہیں۔ بلکہ اخلاق کی تعلیم روزمرہ کے متعلق ہدایت اور قانون ہے اکثر کہا جاتا ہے کہ قرآن محمد رسول اللہ ﷺ کی تصنیف سب توریت وانجیل سے لیا گیا ہے۔ مگر میرا ایمان ہے۔ اگر الہامی دنیا میں الہام کا وجود مکمل ہے۔ تو قرآن شریف ضرور الہامی کتاب ہے۔ بلحاظ اصول اسلام مسلمانوں کو عیسائیوں پر فوقیت ہے۔

موسیلو اوجین کلاقل 4

نامور فرانسیسی مستشرق ہیں۔ جنھوں نے مسلمانوں اور یہودیوں اور عیسائیوں کے مذہب کی تحقیق میں عمر صرف کردی۔ 1901ء کے فرانسیسی اخبارات میں مضمون شائع کرتے ہیں کہ قرآن مذہبی قواعد واحکام ہی کا مجموعہ نہیں بلکہ وہ ایک عظیم الشان ملکی اور تمدنی نظام پیش کرتا ہے۔

کونٹ ہنری دی کاسٹری 5

اپنی کتاب اسلام جس کا ترجمہ مصر کے مشہور مصنف احمد فتحی بک زاغلول نے 1898ء میں شائع کیا لکھتے ہیں۔ کہ عقل بالکل حیرت زدہ ہے۔ کہ اس قسم کا (قرآن) کلام اس شخص کی زبان سے کیونکر ادا ہوا جو بالکل امی تھے تمام مشرق نے اقرار کیا کہ یہ وہ کلام ہے کہ نوع انسانی لفظ ومعنا ہر لحاظ سے نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ محمد (ﷺ) قرآن کو اپنی رسالت کی دلیل کے طور پر لائے جو تا حال ایک ایسا مہتم بالشان راز چلا آتا ہے کہ اس طلسم کو توڑنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔

انگلستان کا نامور مورخ

ڈاکٹر گبن اپنی تصنیف انحطاط وزوال سلطنت روما کی جلد ہ باب 50 میں لکھتے ہیں قرآن کی نسبت بحر اطلانتک سے لے کر دریائے گنگا تک نے مان لیا ہے کہ وہ شریعت ہے اور ایسے دانشمندانہ اصول اور عظیم الشان قانونی انداز پر مرتب ہوئی کہ وہ سارے جہاں میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔

مسٹر مارماڈیوک پکھتال 7

نے ''اسلام اینڈ ماڈرنزم'' پر لندن میں تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ قوانین جو قرآن میں درج ہیں۔ اور پیغمبر ﷺ نے سکھائے وہی اخلاقی قوانین کا کام دے سکتے ہیں اور اس کتاب کی سی کوئی کتاب صفحہ عالم پر موجود نہیں ہے گزشتہ چند سالوں میں مسلمانوں نے کسی شیخ السلام یا مجتہد کے فتوے کی اندھی تقلید میں قرآن کے اصلی مدعا کو خبط کر دیا ہے۔ حالانکہ اس قسم کے تمام امور کو قرآن نے بہت مذموم قرار دیا ہے۔ (شیدایان تقلید ومقلد مولوی صاحبان غور کرو دیکھو کہ کہتی ہے تجھے خلف خدا غائبانہ کیا۔

الکس لوازون

فرانسیسی فلاسفر اپنی کتاب لائف آف محمد ﷺ میں لکھتا ہے۔ محمد (ﷺ) نے جو فصاحت و بلاغت شریعت کا دستور العمل دنیا کے سامنے پش کیا یہ وہ مقدس کتاب (قرآن) ہے جو اس وقت تمام دنیا کے حصہ میں معتبر اور مسلم سمجھی جاتی ہے۔ جدید علمی انکشافات میں جن کو ہم نے بذور علم حاصل کیا ہے یا ہنوز وہ زیر تحقیق ہیں وہ تمام علوم اسلام و قرآن میں سب کچھ پہلے ہی سے پوری طرح موجود ہیں۔

موسیو سیدلو

فرانسیسی خلاصہ تاریخ عرب صفحہ 59۔63۔64 میں لکھتے ہیں اسلام بے شمار خوبیوں کا مجموعہ ہے۔ اسلام کو جو لوگ وحشیانہ مذہب کہتے ہیں۔ ان کو تاریک ضمیر بتلاتے ہیں۔ وہ غلطی پر ہیں۔ ہم بذور دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ قرآن میں تمام آداب و اصول حکمت فلسفہ موجود ہیں۔

موسیو گاسٹن کار10

نامور فریخ مستشرق کے مضمون کا ترجمہ اسی زمانے کے بیروت کے مشہور اخبار البلاغ 13 صفر 1330ھ نے شائع کیا ہے لکھتے ہیں کہ اسلام حقیقت میں ایک طرح کا اجتماعی مذہب ہے جس کو دنیا کا 2 بٹہ 3 حصہ آبادی نے حق تسلیم کر لیا ہے۔ اس عاقلانہ مذہب کے قانون (قرآن) میں وہ تمام فوائد و مصالح موجود ہیں جن سے زمانہ حال کا تمدن بنا ہے۔ اسلام نے ہی دنیا کی عمرانی ترقی کے لئے ہر قسم کے ذرائع یورپ کو باہم پہنچائے۔ اگر کوئی ہم میں سے اعتراف نہ کرے۔ مگر امر واقعی یہی ہے اور سوال کرتا ہے۔ اگر روئے زمین سے اسلام مٹ گیا مسلمان نیست نابود ہوگئے قرآن کی حکومت جاتی رہی۔ تو کیا دنیا مین امن قائم رہ سکے گا۔ پھر خود وہ جواب دیتا ہے ہر گز نہیں۔

نامور جرمن فاضل

اور مستشرق جوایکمروی بولف جرمن کے رسالہ دی ہائف بابت 1913ء میں اسلام اور حفظ صحت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں قرآن کریم کو حفظ صحت کے اعتبار سے ساری دنیا کی آسمانی کتابوں میں خاص امتیاز حاصل ہے۔ اسلام نے صفائی طہارت اور پاک بازی کے صاف اور صریح ہدایت نافذ کر کے جراثیم ہلاکت کو مہلک صدمہ پہنچایا ہے۔

محقق عمانویس ڈی اش اسرائیلی

کوارٹرلی ریولو جلد 127 نمبر 254 میں زیر عنوان اسلام تحریر فرماتے ہیں۔ یہی عرب لوگ قرآن کی مدد سے یورپ کو انسانیت کی روشنی دیکھانے آئے جنھوں نے یونان کی مردہ عقل اور علم کو زندہ کیا اور مغرب و مشرق کو فلسفہ طب اور ہیت اور دلچسپ فن سکھانے کے لئے آئے اور علوم جدیدہ کے بانی ہوئے۔

پروفیسر ٹی ڈبلیو آرنلڈ

اپنی کتاب ''پریچنگ آف اسلام'' صفحہ 379، 381 میں لکھتے ہیں۔ مدارس میں قرآن کی تعلیم دی جائے تو کچھ کم ترقی کا ذریعہ نہیں ہوسکتا۔ افریقہ کو ایک یہ بھی فائدہ ہوا کہ بجائے اپنی رائے سے حکومت کرنے کے انتظام سلطنت کے لئے ایک ضابطہ اور دستور العمل مل گیا مسلمانوں کی تاثیر اور طرز اسلام سے افریقہ کے ملک میں اتنے بڑے شہر قائم ہوگئے کہ یورپ کو ان باتوں کا یقین نہ آیا۔

مسٹر ایچ ایس لیڈر۔

بعنوان ''عربوں کا احسان تمدن پر'' اورینٹل سر کل لندن میں فرماتے ہیں کہ قرآن و حدیث کی تعلیم دینی و دنیوی ترقیوں کا سر چشمہ ہے۔ عرب بحیثیت فاتح قوم امن و ترقی بخش قوم کی شان اختیار کرنے لگے تو اس کے لئے قرآن حدیث کی جانب رجوع کرنا ہوگا۔

مسٹر ای ڈی ماریل

نے 1912ء میں رائل سوکا آف آرٹسی میں ایک لیکچر شمالی نائیجریا پر دیتے ہوئے فرمایا کہ قرآن نے نظام تہذیب و تمدن پیدا کیا شائستگی کی روح پھونکی سول گورنمنٹ کا نظام اور حدود عدالت کے قیام میں (اسلام) بڑا معاون ثابت ہوا ہے۔ جہاں ابھی تک اسلام کی روشنی نہیں پہنچی۔ لوگوں کے فائدے کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ حکومت برطانیہ اس کو (اسلام) قائم رکھ کر اس کو مظبوط اور طاقتور بنانے کی کوشش کرے۔

خان جاک ولیک

مشہور فلاسفہ جرمن نے مقامات حریری تاریخ ابو الفدا اور معلقہ طرقہ عربی تصانیف کا لاطینی میں ترجمہ کیا ہے۔ اور ان پر حواشی لکھے ہیں۔ لکھتا ہے کہ تھوڑی عربی جاننے والے قرآن کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ اگر وہ خوش نصیبی سے کبھی آنحضرت ﷺ کی معجز نما قوت بیان سے تشریح سنتے تو یقیناً یہ شخص بے ساختہ سجدہ میں گر پڑتے اور سب سے پہلی آواز ان کے منہ سے یہ نکلتی کہ پیارے نبی ﷺ پیارے رسول خدا ﷺ ہمارا ہاتھ پکڑلیجئے۔ اور ہمیں اپنے پیروں میں شامل کر کے عزت اور شرف دینے میں دریغ نہ فرمایئے۔

لندن کا مشہور ہفتہ وار اخبار

یز ایسٹ ''13 اپریل 1922ء سنہ کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ قرآن کی حسن و خوبی سے جنھیں انکار رہے۔ وہ عقل و دانش سے بیگانہ ہے۔

مشہور مسیحی پادری

ڈین وسٹیلی نے مشرقی کلیسا کے ص 279 میں لکھا ہے قرآن کا قانون بے شبہ بائبل کے قانون سے زیادہ موثر ثابت ہوا ہے۔

ایک عیسائی فاضل

داؤد آفندی محاعص نے بیروت کے مسیحی اخبار الوطن 1911ء سنہ میں دنیا کا سب سے بڑا ہیرو کون پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ جب کوئی مسلمان قرآن و حدیث کا یکسوئی سے مطالعہ کرے۔ یا اس پر تدبر کی نظر ڈالے تو ان میں دین و دنیا کے فلاح و بہبودی کے تمام اسباب پائے گا۔

مسٹر رچرڈسن

نے قانون ازالہ غلامی انڈیا کونسل میں پش کرتے وقت 1810ء سنہ میں فرمایا غلامی کی مکروہ رسم کے اٹھانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہندو شاستر قرآن سے بدل دیا جائے۔

کرنل انگرسال امریکہ

کے ایک مشہور دھریہ ہیں جن کو اسلام اور عیسایت تو کجا دنیا کے کسی مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے اس فہرست میں ان کو خاص طور پر شریک کیا جاتا ہے فرماتے ہیں کہ ہندسے کا رواج الجبراء علم المثلثات کے کر علم پیمائش ستاروں کے نقشے زمین کا حجم اعوجاج طریق شمس۔ سال کی صحیح مدت آلات ہیت وغیرہ مختلف قسم کے کلاک علم الکیمیا علم المناظرہ وغیرہ جنھوں نے اس قدر ایجادات واختراعات کیں اور علوم فنون اس قدر نشو نما وی وہ عیسائی نہ تھے ہم کو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ موجودہ سائنس کا سنگ بنیاد پیروان اسلام کو ہی رکھنے کا شرف حاصل ہے۔ جو کسی مفید کام کے لئے عیسایئت یا کلیا کے منت پزیر نہیں ہیں۔

ہسٹری آف دی مورش ایمپائران یورپ

کے مصنف اور مشہور مستشرق جناب ایس بی جناب اس کاٹ لکھتے ہیں۔ ہم کو چاہیے کہ اس غیر معمولی مذہب (اسلام) کی سرعت ترقی اور اس کے دوامی اثرات کی قدر کریں کہ جو کہ ہر جگہ امن وامان دولتو حشمت فرح وسرور اپنے ساتھ لے گیا۔

مشہور فرانسیسی مورخ والیٹر

تہذیب اسلام پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ پادریوں راہبو اور مجاورو! اگر تم کو ماہ جولائی میں (جب کہ ماہ رمضان المبارک کا مہینہ اس میں آئے۔) چار بجے صبح سے دس بجے شام تک (شب) آپ پر کھانے پینے کی ممانعت کا قانون عائد کردیا جائے کسی قسم کی قمار بازی ہو سب سے منع کردیا جائے اپنی آمدنی کا 2 صحیح 1 بٹہ 2 فی صدی حصہ محتاجوں میں تقسیم کردیں۔ اگر آپ 18 عورتوں کی رفاقت کا لطف اُٹھاتے ہوں ان میں سے 14 یک لخت کم کردی جایئں۔ تو کیا آپ ایمانداری سے یہ کہنے کی جرائت کرسکتے ہیں کہ ایسا مذہب عیش پرست ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ وہ لوگ جاہل اور ضعیف العقل ہیں۔ جو مذہب اسلام پر اتہامات والزام عائد کرتے ہیں یہ سب بے جا اور صداقت سے معرا ہیں۔

بلبل ہند مسز سروجنی نائیڈو

ان سے کون ناواقف ہے۔ مسجد ووکنگ میں جماعت المسلمین کے روبرو 28 دسمبر 1919ء سنہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا (ازار اسلامک ریویو جنوری 1920ء سنہ) قرآن کریم غیر مسلموں سے رواداری کا برتاؤ سکھاتا ہے۔ دنیا کے تمام بڑے بڑے مذہب کم وبیش ایثار علی النفس کی تعلیم دیتے ہیں مگر اسلام اس باب میں سب سے آگے ہے۔ بنی نوع انسان کی خدمت تعلیم اسلام کا سرمایہ ناز ہے اس لئے اسلام نے تمام عالم گیر اخوت کا اصول دنیا کے روبرو پیش کیا ہے دنیا اس اصول کی پیروی کرنے سے خوش حال ہوسکتی ہیں۔

مہاتما گاندھی

اپنے مضمون میں جو (خدا ایک ہے) کے موضوع سے آپ ہی کے اخبار ینگ انڈیا میں شائع ہولکھتے ہیں کہ مجھے قرآن کو الہامی کتاب تسلیم کرنے میں زرہ برابر تعامل نہیں ہے۔ ہندو مسلم اتحاد اور مولپوں کے بلوہ پر گاندھی جی نے ایک مضمون اپنے اخبار میں لکھا کہ پیغمبر اسلام ﷺ کی تمام زندگی کے واقعات مذہب میں کسی سختی کو روا رکھنے کی مخالفت سے لبریز ہے جہاں تک مجھ کو علم ہے کسی مسلمان نے آج تک زبردستی مسلمان بنانے کو پسند نہیں کیا اسلام اگر اپنی اشاعت کے لئے قوت اور زبردستی کو استعمال کرے گا۔ تو تمام دنیا کا مذہب باقی نہ رہ جائے گا۔ یہ ہے وہ اسلام'' ماخوذ از پیام امن'' آج کل جو لوگ محض ضد او اندھی تقلید اور زعم باطل کی وجہ سے انصاف سے ہٹ کر مقدس برگزیدہ اسلام پر جا وبیجا

الزام تراشنے میں جو مشغول ہیں۔ ان کو چاہیے کہ میدان علم میں آنکھ کھولیں اور دیکھیں کہ مشاہیر عالم کے آراء کیا ہیں۔ اور خود اپنے ہاں کے نامور اہل قلم چندر پال و مسٹر بھوپندر ناتھ۔ ماسوائے اسلام کے متعلق کیا خیال رکھتے ہیں دور حاضرہ کی عالم گیر شخصیت کا انسان مہاتما گاندھی کے ذریں ارشاد کو بہ نظر غائر دیکھو کہ صداقت اسلام کے وہ کس قدر دلدادہ ہیں کیا وہ طبقہ جو اسلام پر اعتراض و الزام دھرتا ہے۔ یہ جاہل ضعیف العقل و عقل و دانش سے بیگانہ ہیں اس کا جواب فرانس ک مورخ و ایلٹر و لندن کا مشہور اخبار ہفتہ دار رایٹر ایسٹ 13 اپریل 1922ء سنہ کی اشاعت میں دے چکا ہے کہ بے شک اسلام کو الزام دینے والا جاہل ضعیف العقل و دانش سے بیگانہ ہے۔ (محدی فتاویٰ ثنائیہ جلد 1 ص87)

سوال۔ آپ نے کتاب حضرت محمد رشی علیہ السلام جو لکھا ہے۔ اور ہندوں کی مذہبی کتاب سام وید کی عبارات سے اپنی ﷺ کا رشی (رسول) ہونا ثابت کیا ہے سوال یہ ہے کہ کیا وید بھی زبور۔ توریت انجیل کی طرح کتب آسمانی میں سے ہے۔ اگر نہیں تو مذکورہ ویدکی کتابوں سے ثابت کرنا اس کتاب کو آسمانی کتاب کا درجہ دینا ہوا یا نہیں۔ کیونکہ نبی و رسول کے متعلق بشارات آمد سوائے آسمانی کتب کے دیگر کتب میں ہر گز نہیں ہوسکتیں۔ لہذا اگر یہ بھی دیگر اگلی آسمانی کتابوں سے ہے تو اس کا ثبوت قرآن مجید و احادیث سے ہونا چاہیے۔

الجواب۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ وید مجموعی طور پر الہامی نہیں بلکہ بعض کلام اس میں کسی صاحب باطن درج ہو تو ممکن ہے جس کلام سے محمد رشی لکھا گیا ہے وہ کشفی معلوم ہوتا ہے اگر اس جواب سے آپ کی تشفی نہیں ہوئی تو سمجھئے کہ محمد رشی معتقدین وید کے لئے الزامی دلیل ہے جیسے انجیل توراۃ موجودہ کے حوالے الزامی ہیں۔

ویداوراس کے تراجم اور تفاسیر

اسلام پیارا۔ نورانی اور تبلیغی مذہب ہے۔ اور اس حیثیت سے دیگر مذاہب کی تسلم کردہ الہامی کتابوں سے واقفیت رکھنا اس کے مبلغین کے لئے فرض کفایہ ہے ہمارے ملک ہندوستان کے عام باشندے وید کو الہامی کتاب مانتے ہیں۔ اور اس ملک میں فریضہ تبلیغ کے ادا کرنے کے لئے مسلمانوں کا وید سے واقف ہونا ضرورایات دین ہے لیکن آج کتنے مسلمان ہیں جو اس دینی ضرورت کے پورا کرنے والے ہیں ہمارے اندازے میں آٹھ کروڑ میں بامشکل دس صد پچاس مسلمان ایسے نکلیں گے جنھوں نے چاروں ویدوں یا ان کے ایک معتدبہ حصے کا مطالبہ کیا ہو۔ آج جب کہ ہمارے پاس ملک میں کانگریس کا صرف اثر بلکہ حکوت قائم ہوتی جا رہی ہے۔ اور شدھی کا سلسلہ بھی مستقل طور سے قائم ہوچکا ہے۔ مسلمانوں کے لئے پہلے سے زیادہ ضروری ہوگیا ہے کہ وہ ویدوں کا مطالعہ کریں جس سے نہ صرف اشاعت اسلام میں مدملے بلکہ اغیار کے حملوں کی مدافعت بھی کما حقہ ہوسکے اسی واسطے اسی عاجز کی دلی آرزو ہے کہ مسلمانوں میں کم از کم ایک چھوٹی سی جماعت جس کی تعداد چند سو تک پہنچتی ہو ایسی تیار ہوجائے جو ج ویدوں سے خاص طور پر واقفیت رکھتی ہو۔

ہمارے بہت سے نوجوانوں کے لئے ایک ایسی جماعت کے افراد بن جانا کوئی مشکل نہیں ہے۔ کیونکہ اس کام کے لئے سنسکرت کا جاننا چنداں ضروری نہیں رہا ہے وجہ یہ ہے کہ جب تک ویدک درھم ایک تبلیغی مذہب نہیں کہا جاتا تھا اس وقت تک وید کے پیرا س شخص سے جو وید کا مطالعہ کرنا چاہیے یہ کہنے کا ایک حد تک حق رکھتے تھے کہ جناب پہلے سنسکرت پڑھ آیئے۔ تب اس مقدس کتاب کو ہاتھ لگایئے گا لیکن اب جطب کہ ویدک دھرم تبلیغی مذہب کی شان ہی یہ ہے کہ وہ کسی ایک زبان جاننے والے کے لئے مخصوص نہیں ہوتے بلکہ ان کی کتب مقدسہ کے ترجمے ہر زبان میں پڑھے جاسکتے ہیں۔ اور پڑھے جاتے ہیں۔ غرض کہ سنسکرت کا منہ جاننا ہمارے نوجوانوں کے لئے وید کے مطالعہ کا مانع نہ ہونا چاہیے۔ بلکہ ان میں سے جو افراد انگریزی یا ہندی سے ایک اچھی حد تک واقف ہوں انھیں ویدوں کو ضروری ہی پڑھنا اور اپنے دیگر بھائیوں کو پڑھانا چاہیے کیونکہ انگریزی میں بہت سے پہلے سے اور آج کل ہندی میں بھی ویدوں کے متعلق بہ کثرت لٹریچر فراہم ہوچکا ہے اس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے پیروان وید کا جدید ترین فرقہ (آریہ سماج) اگرچہ انگریزی تراجم اور اکثر ہندی تراجم کو مستند نہیں مانتا لیکن ان کے اس انکار سے ان کے مستند ہونے میں فرق نہیں آسکتا یہ تراجم ہندووں کے کثیر طبقہ کے نزدیک مستند ہیں اور مستند رہیں گے اور اگر کوئی چھوٹا سا طبقہ ان کی صحت سے انکار کرئے تو اسے چیلنج دیا جاسکتا ہے کہ ترجمہ میں غلطی ثابت کرے۔ البتہ ایک امر ہے جو انگریزی یا ہندی دال مسلمان نوجوانوں کو شوق رکھنے پر بھی ویدوں کے مطالعہ میں مانع آسکتا ہے اور آتا ہے اور وہ یہ ہے کہ عزیز مفید کتابوں کے ناموں اور پتوں سے ناواقف ہیں اور اسی وجہ سے وہ ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے یہ مضمون ہم اسی غرض سے لکھ رہے ہیں کہ ان کتابوں کا تذکرہ ایکجا کیا جائے تاکہ شائقین ان سے فائدہ اٹھاسکیں۔ ان کتابوں کے پڑھنے سے پہلے جو جو معاملات طالب علم کو ہونے چاہیں۔ ان کو بھی اس

مضمون میں فراہم کر دیا گیا ہے ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ جو لوگ انگریزی یا ہندی نہیں جانتے وہ ویدوں کو پڑھیں ان کے لئے ہم نے ویدوں کے ضروری حصص کا ترجمہ اردو میں کر لیا ہے خدا وہ دن بھی کرے کہ یہ انتخابات کتابی شکل میں طبع ہو کر تمام شائقین کے ہاتھوں تک پہنچ سکیں۔

شرتی اور سمرتی کا بیان

واضح ہو کہ برادران ہنود کی ک کتب مقدسہ کی دو قسمیں ہیں ایک شرتی یعنی الہامی کتابیں دوسرے یعنی کتاب روایات عام ہندوں یعنی ستاتن دھرمیوں کے نزدیک تو بہت سی الہامی کتابیں ہیں لیکن فرقہ آریہ سماج الہام کو صرف چار ویدوں میں محدود جانتا ہے؛ 1۔ روگ وید 2۔ سام وید۔ 3۔ یجر وید 4۔ اتھر وید

یہ چاروں نظم میں ہیں اگرچہ اوراتھر وید میں کہیں نثر کے فقرے بھی پائے جاتے ہیں۔ ویدکی ہر نظم ہر شعر منتر یا دچا کہلاتا ہے منتروں کے ایک بڑے مجموعے کو وید کہتے ہیں مجموعہ کے لئے سنسکرت میں سنگھتا کا لفظ ہے اور کبھی کبھی وید کے بعد سنگھتا کا لفظ بھی ملا دیتے ہیں۔ مثلاً

رگ وید وید سنگھتا یجر وید سنگھتا۔ یعنی مجموعہ رک وید مجموعہ یجر وید وغیرہ وید سنگھتاؤں کے بعد ہندووں کی مقدس ترین کتابیں وہ ہیں جو برہمن گرنتھ کہلاتی ہیں یہ کتابیں وید کی عمد ترین تفسریں ہیں سناتن دھرمی ان گرنتھوں کو الہامی بلکہ ویدوں کے ہی جزلا ینفک کے طور پر مانتے ہیں لیکن آریہ سماج ان کو شرتی کا درجہ نہیں دیتے بلکہ سمرتی ک درجہ ہیں رکھتے ہیں یعنی ان کو غیر الہامی مقدس کتابیں سمجھتے ہیں۔

برہمن گرنتھ اگرچہ متعدد ہیں لیکن ان میں چھ زیادہ مشہور ہیں

1۔ تیریہ برہمن

2۔ کوشیتکی برہمن یہ دونوں برہمن رک وید کے متعلق ہیں۔

3۔ٹانڈیہ مہاجر برہمن یہ سام ویدک متعلق چونکہ اس میں 25 ابواب ہیں اس لئے اس کو پنچ وش برہمن بھی بولتے ہیں۔

4۔ شت پت برہمن

5۔ تیتریہ برہمن یہ دونوں یجزوید کے متعلق ہیں۔

6۔ گوپتھ برہمن۔ یہ اتھر وید کے متلق ہے۔

برہمن گرنتھوں کے خاص خاص فلسفانہ اور صوفیانہ حصص آرنکیوں اپنشدوں کے نام سے مشہور ہیں۔ اس لئے سنتاتین دھرمیوں کے نزدیک وید گویا چار طرح کی کتابوں کو کہتے ہیں۔ یعنی سنگھتا۔ برہمن۔ آرنیک اور اپنشدان کے نزدیک سمرتیاں ہیں ہندووں کے ہر طبقہ میں اپنشد بڑی مقبول اور خوب پڑی جانے والی کتابیں ہیں۔ عام طور پر ان کو ویدوں کا عطر سمجھا جاتا ہے۔ سمرتیوں میں اگرچہ منوسمرتی بہت مشہور ہے لیکن ہم اس کا زکر نہیں کریں گے۔ کیونکہ ویدوں سے اس کا تعلق دور ہے قرب کا نہین ہے ویدوں سے قریب کا تعلق رکھنے والی وہ سمرتیاں ہین جو شروت سوتر کے نام سے مشہور ہین شروت ک معنی ہیں وہ کتاب جو شرتی سے تعلق رکھے۔ اور سوتر سوت پاتا گے کو کہتے ہیں ثروت سوتر بھی متعدد ہیں لیکن ان میں سے چند مشہور سوتروں کے نام یہ ہیں۔ 1۔ اشولائن۔ 2۔ شانکھاین۔ یہ دونوں رگ وید کے متعلق ہیں۔ 3۔ آپستمب 4۔ بودھا بن 5۔ کاتیاین ی تینوں یجر وید کے متعلق ہیں 6۔ لایتابن سام وید کے متعلق ہے۔ 7۔ کوشک۔ 8۔ ویتان یہ دونوں اتھر وید کے متعلق ہیں۔

ویدسنگھتاؤں کی ضخامت اوران کے مختلف نسخے

آجکل عموماویدک نیترالیہ اجمیر کے چھپے ہوئے وید دیکھتے جاتے ہیں۔ یہ وید سنگھتایئں معمولی کتابی سائز پر جو ساڑے چھ انچ چوڑا اور سف انچ لمبا ہوتا ہے چھپی ہیں ہر صفحہ میں 29 سطریں ہیں اورہر وید کے صفحات کی تعداد حسب زیل ہیں۔

رگ وید699۔ صفحات۔ سام وید120 آصفحات یجر وید159۔ اتھر وید298 میزان کل چاروں ویدوں میں بارہ سوچھتیس صفحات ۔ یہ ضخمات ان ویدوں کی ہے جو آج کل عام طور پرملتے ہیں اور جو ہر ایک وید می مشہور ترین قسم ہے۔ ورنہ ایک ایک وید کئی طرح کا ملتا ہے کہتے ہیں۔ کہ قدیم زمانہ میں سرف سام ویدف صرف ایک نہرار طرح کا یا ایک نہرا شاخوں کا ملتا تھاچاروں ویدوں کی ایک نہرارایک سواکتیس شاخیں مشہور ہیں گویا باقی تین ویدوں کی ملاکر131 شاخیں یہ شاخیں اس طرح سے پیدا ہوگئیں۔ ہونگی۔ کے ایک گھرانا ایک وید کو کسی طرح سے پڑھتا ہوگا دوسرا گھرانا اس وید کو زرافرق سے پڑھتا ہوگا تیسرے گھرانے میں کچھ اور فرق ہوگا ایجک استاد کسی طرح پڑھتا ہوگا۔ دوسرا کسی طرح پھران کے شاگردوں میں اختلاف ہوا ہوگا۔ آجکل بھی بہت سے ویدوں کی کئی کئی شاخین چھپی ہوئی ملتی ہیں رگ وید پہلے 21 قسم کا ملتا تھا اب اس کی صرف ایک قسم یعنی شاکل شاکھا ملتی ہے رگ وید کی ایک دوسری شاخ یعنی واشمکل شاکھا کی نسبت معلوم ہوا کہ اس میں اور شاکل میں بہت کم فرق تھا یعنی واشکل میں شاکل سے چند گیت زاید تھے اور بعض کی ترتیب مختلف تھی ۔ یہ زاید گیت آجکل بھی ملتے ہیں اور شاکل نسخہ میں عموماً بطور ضمیمہ شائع کر دیئے جاتے ہیں۔ اس طرح گویا رگ وید کی دو شاخیں اس وقت موجود ہیں۔ سام وید کی آجکل جو شائع عام طور پر پائی جاتی ہے۔ وہ رانا نیئ شاکھا ہے۔ سام وید کی ایک دوسری شاخ کو تھمی ہے رانا ئنی اور کتھمی شاخوں میں تھورا فرق تھا۔ آج کل کوتمی کا صرف ایک حصہ پایا جاتا ہے۔ تسیر ی شاخ سام وید ی جے متی ہے۔ اس شاخ کا کچھ حصہ موجود ہے۔

یجر وید کی کئی شاخین تھیں لیکن پانچ ملتی ہیں۔ ان تمام شاخوں میں تھوڑا بہت فرق ہے۔ یجر وید کی دو شاخیں یعنی شکل کہلاتی ہیں۔ یجر وید کو واجسی سنگھتا بھی کہتے ہیں۔ تیسری شاخ تیتری سنگھتا اور چوتھی کٹھ اور پانچویں یتر اپنی کہلاتی ہے۔ کرشن یجر وید کا رواج دکھن میں اور شکل یجر وید شمآلی ہندوستان میں زیادہ ہے اتھر وید کی کسی زمانہ میں تو شاخیں تھین۔ صرف شوکھا شاکھا ہی آجکل ملتی ہے۔ دوسری پلپلا شاکھا۔ کا صرف ایک نسخہ کشمیر میں تھا۔ فاضل محترم کے اس مضمون کی یہ ابتدائی قسطین ہیں مضمون بہت طویل ہے اور معلومات جو اہل حدیث کی گئی اشاعتوں سے نکلا ہے مناسب تھا کہ ہم یہ مضمون سارا نقل کرتے مگر فتاویٰ کی محدود ضخمات ہمیں اس کے چھوڑنے پر مجبور کر رہی ہے۔ جو سارا مضمون پڑھنا چاہیے وہ اہل حدیث مرحوم 57ء سمہ و58ء سمہ کی فائل ملاحظہ فرمایئں۔

کیاویدالہامی ہیں؟

اس علمی بحث کی تفصیلات کےلئے 9 رجب سن 58 ہجری سے اہل حدیث کے فائلوں کوملاحظہ فرمایئے۔ افسوس کے ساتھ اس بحث کو بھی توجہ عدم گنجائش ک یہاں درج نہیں کرسکے فقط۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد11 ص 149-162

محدث فتویٰ